Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۷۹ — تار کا پتہ:- الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲ ۱/۲

فی پرچہ ۱ آنہ

الیوم چہار شنبہ

۵ ربیع الثانی ۱۳۷۲ ھجری

جلد ۴۰/۶ — ۲۴ فتح ۱۳۳۱ ہش — ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء — نمبر ۲۹۸

کشمیر کی بارہ ہزار ایکڑ زمین ہندوستان کے حوالہ کر دی گئی

سرینگر ۲۳ دسمبر۔ مقبوضہ کشمیر کی ۱۲ ہزار ایکڑ زمین ہندوستان کے حوالے کر دی گئی ہے۔ یہ زمین جموں کی سرحد پر واقع ہے۔ عبداللہ گورنمنٹ نے اس کو دس سال کے لئے حکومت ہندوستان کے حوالہ کیا ہے۔

قاہرہ میں عرب ایشیائی بلاک کی کانفرنس!

قاہرہ ۲۳ دسمبر۔ آج رات قاہرہ میں عرب ایشیائی بلاک کے سفارتی نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں تونس اور مراکش کے معاملات اور مغربی جرمنی اسرائیل کو تاوان دینے سے صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے نمائندہ بھی شامل ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بینم انوار خدا در روئے تو اے دلبرم
مست عشق روئے تو بینم دل ہر ہوشیار
اہل دل فہمند قدر عارفاں دانند حال
از دو چشم شپرّاں پنہاں خورِ نصف النہار

ترجمہ:- اے میرے پیارے میں آپ کے منہ پر خدا تعالیٰ کے انوار دیکھ رہا ہوں ہر ہوشیار کا دل میں آپ کے عشق میں مست دیکھ رہا ہوں۔ آپ کا مرتبہ اور آپ کا حال اہل دل اور عارف ہی جانتے ہیں چمگادڑوں کو دوپہر کا سورج نظر نہیں آتا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

مسئلہ کشمیر پر بحث کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس

اقوام متحدہ ۲۳ دسمبر۔ کشمیر کے متعلق برطانوی امریکی قرارداد پر غور و خوض کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا جو اجلاس آج شروع ہو رہا ہے وہ اس وقت تک جاری رکھا جائے گا۔ جب تک اس قرارداد پر بحث ختم نہ ہو جائے۔ آج نئی دہلی ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے امریکی برطانوی قرارداد کے نظر ثانی کئے ہوئے متن کی نقلیں ممبروں کو دی جا رہی ہیں۔

عرب ممالک نے مشرق وسطی کا دفاعی معاہدہ مرتب کر لیا

یہ ممالک مغربی طاقتوں کے زیر اثر مشرق وسطی کے دفاعی معاہدے میں شرکت نہیں کرینگے

اقوام متحدہ ۲۳ دسمبر: عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ پاشا نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگلے سال کے شروع میں عرب ممالک کے فوجی نمائندوں کی کانفرنس منعقد کی جائیگی جس میں ان کے اپنے مرتب کئے ہوئے مشرق وسطی کے دفاعی سمجھوتہ پر عملدرآمد کرنے کے بارے میں غور و خوض کیا جائے گا۔ کل انہوں نے اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں بتایا ہے۔ کہ عرب ممالک نے اپنا دفاعی معاہدہ مرتب کر لیا ہے۔ اور اب وہ اس پر عمل درآمد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں انہوں نے کہا۔ کہ ان ممالک کے اس فیصلہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کہ معاہدہ اوقیانوس میں شریک ممالک کے زیر اثر مشرق وسطی کے دفاعی معاہدہ میں شرکت نہ کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ تونس اور مراکش کی آزادی کے لئے عرب لیگ اقوام متحدہ کے اندر اور باہر برابر جدوجہد کرتی رہیگی۔

پرجا پریشد کی سرگرمیوں کی حمایت نہ کیجائے

سرینگر ۲۳ دسمبر۔ پرجا پریشد کی فساد انگیز سرگرمیوں میں حصہ لینے کے باعث کل صوبہ جموں میں دس آدمی گرفتار کئے گئے۔ سیر آدمی راجپوری۔ بیر نگر اور بھوا میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ بیز صوبہ جموں میں شام کے سات بجے سے لے کر صبح کے سات بجے تک موٹر چلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ادھر جموں کے تین سکھ لیڈروں نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پرجا پریشد کی سرگرمیوں کی حمایت نہ کریں۔ کیونکہ یہ ستیہ گرہ کی کارروائی نہیں۔ بلکہ تشدد کی کارروائی ہے۔

اسلام تنگ نظری اور تعصب کا حامی نہیں

پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں گورنر پنجاب کی تقریر

لاہور ۲۳ دسمبر۔ آج پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں تقریر کرتے ہوئے یونیورسٹی کے چانسلر جناب سید چندریگر گورنر پنجاب نے کہا کہ تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ طالب علموں میں دوسروں کی تعظیم کرنے اور تحمل و برداشت کا جذبہ پیدا ہونا چاہیئے۔ بعض لوگ ناواقفی سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام تعصب اور تنگ نظری کو فروغ دیتا ہے۔ اور اس میں قوت برداشت نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بھول جاتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ تم دوسروں کے بتوں کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا۔ تو وہ بھی بدلہ میں تمہارے خدا کو بُرا کہیں گے۔ اسی طرح یہ بھی صاف لکھا ہے۔ کہ "دین میں کوئی جبر نہیں"۔ یہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ "ہر شخص اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے"؟

میرا مطلب یہ نہیں کہ اسلام مداہنت کا حامی ہے۔ اسلام اس سے بہت دور ہے۔ آپ کو اپنے خیالات پر پوری طرح قائم رہنا چاہیئے۔ سچ کو کبھی بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ لیکن تلاش حق کا مطلب یہ نہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جائے۔

قرآن کریم نے دوسرے مذاہب کے پیغمبروں کو بہت ہی تعظیم سے یاد کیا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کے سامنے بے تعصبی کی ایک شاندار مثال پیش کی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحمل اور بردباری کا جو عملی نمونہ دکھایا وہ سب کے سامنے ہے۔ باوجودیکہ مکہ میں آپ کو شدید ترین تکالیف دی گئیں۔ لیکن اس وقت جب سارا عرب آپ کے قدموں میں تھا۔ تو آپ نے تمام ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کو تکالیف دینے اور مظالم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ بالکل معاف کر دیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۷ ار دسمبر ۱۹۵۲ء۔ بمقام ربوہ

فرمایا:۔

(۱)

میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی تحریر میرے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور اس میں یہ ذکر ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ کا لٹریچر سنہالیز زبان میں بھی شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور اس کے نتائج اچھے نکلیں گے۔ میں خواب میں کہتا ہوں۔ کہ سنگھالیز زبان تو ہے یہ سنہالیز کیوں لکھا ہے۔ پھر میں سوچتا ہوں۔ کہ سنہالیز زبان کونسی ہے۔ تو میرا ذہن اس طرف جاتا ہے۔ کہ شاید یہ ملائی زبان کی کوئی قسم ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ دوسرے ہی دن سیلون کے کسی نوجوان کا خط آیا۔ کہ ہمارے ملک میں جو مبلغ آتے ہیں۔ وہ انگریزی دان ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہاں انگریزی کا زیادہ رواج ہے۔ حتیٰ کہ گو نام کے طور پر ہماری زبان سنگھالی کہلاتی ہے۔ لیکن درحقیقت انگریزی زبان کو سمجھنے والے زیادہ لوگ ہیں۔ اور ہمارے مبلغ سنگھالی سیکھ کر آتے ہیں۔ انگریزی اچھی نہیں جانتے اور اسی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ وہی خواب والا مضمون اس میں آیا ہے۔ چنانچہ میں نے ان کو لکھا۔ کہ اب انگریزی کی وسعت کو آپ ختم سمجھیے۔ سنگھالی ترقی کرے گی۔ اور اسی میں ہمارا لٹریچر مفید ہوگا۔ کیونکہ یہی مجھے آج رؤیا میں بتایا گیا ہے۔ اور آپ کے خط نے وہ مضمون میرے سامنے کر دیا ہے۔

(۲)

میں نے دیکھا۔ کہ ایک جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہیں۔ ان کے پہلو میں مَیں بیٹھا ہوں۔ اور دو اور آدمی سامنے بیٹھے ہیں۔ جن کو میں جانتا نہیں۔ ہم سب سادگی کے ساتھ جیسے گھاس پر زمیندار بیٹھتے ہیں۔ بیٹھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوٹ پہنا ہوا ہے۔ لیکن جو دوسرے لوگ ہیں۔ انہوں نے کھدر کے صاف لباس پہنے ہوئے ہیں۔ کوٹ نہیں پہنا ہوا۔ اپنی نسبت مجھے یاد نہیں کہ میں نے کوٹ پہنا ہوا ہے یا نہیں۔ کچھ باتیں ہو رہی ہیں۔ ان باتوں ہی کے سلسلہ میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں مومنوں کے بارہ میں انکار یا کُرہ کا مفہوم استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد حقیقی انکار یا کُرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ مومن زیادت علم کے لئے تفصیل اور تشریح چاہتے ہیں۔ کُرہ کا لفظ تو قرآن کریم میں وضاحت سے مومنوں کے لئے آتا ہے۔ لیکن انکار کا لفظ لفظی طور پر نہیں آتا۔ ہاں ایک جگہ پر خشیتہم کے الفاظ آتے ہیں۔ اسی طرح قرآن شریف پر غور کرنے سے شاید اور الفاظ بھی نکل آئیں۔ بہرحال اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مخلص صحابہؓ یا مومن الٰہی باتوں کے متعلق کبھی حقیقی ناپسندیدگی یا حقیقی انکار محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ اگر کسی جگہ پر تردد یا تذبذب ان میں پایا جاتا تھا۔ تو اس کا مطلب صرف یہ ہوتا تھا۔ کہ ہم اس بارہ میں مزید روشنی چاہتے ہیں۔ اور حقیقتاً یہی مومن کا مقام ہے۔ مومن کو جب کوئی حکم دیا جاتا ہے۔ تو کسی قسم کا انقباض اس کے پورا کرنے میں محسوس نہیں کرتا۔ بعض دفعہ عارضی طور پر وہ اس کی تشریح کی درخواست کرتا ہے۔ لیکن اسکی تشریح ملے یا نہ ملے۔ تسلی ہو یا نہ ہو وہ عمل میں پیچھے نہیں ہٹتا۔ اور حقیقی انقباض صرف منافق یا کمزور ایمان والا ہی محسوس کرتا ہے۔

(۳)

پانچ دن کی بات ہے۔ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات (یعنی ۱۲ اور ۱۳ ار دسمبر ۵۲ء کی درمیانی شب) میں نے دیکھا۔ کہ سید محمود اللہ شاہ صاحب مجھے ملنے آئے ہیں۔ مَیں اور وہ بیٹھے ہیں۔ پاس ہی غالباً میری وہ بیوی بھی ہیں۔ جو محمود اللہ شاہ صاحب کی بھتیجی ہیں۔ یعنی مہر آپا۔ انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میری طبیعت آج اتنی خراب ہو گئی ہے۔ کہ میں نے سکول کے لڑکوں سے کہہ دیا ہے۔ کہ اِدھر اُدھر دُور نہ جایا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ تمہارے پیچھے کوئی واقعہ ہو جائے۔ اسی طرح میں آپ سے بھی کہتا ہوں۔ کہ اگر آپ کا کہیں باہر جانے کا ارادہ ہو۔ تو مجھے رخصت کر کے جائیے۔ اور رخصت کے معنے میں اس وقت رؤیا میں جنازہ کے سمجھتا ہوں۔

میں نے آنکھ کھلتے ہی اس رؤیا کا آخری حصہ امّ متین کو بتا دیا جن کی باری اس رات تھی۔ رؤیا کے والے حصہ کا میں نے ان سے ذکر نہیں کیا۔ جس وقت یہ رؤیا ہوا اس وقت خیال بھی نہیں تھا کہ ان کی موت اتنی قریب ہے۔ اس رؤیا کے تیسرے دن ان کو ([illegible]) کا حملہ ہوا جو ان کی موت کا باعث ہو گیا

بعض اور خوابیں بھی اس عرصہ میں آئیں جو مجھے یاد تھیں مگر لکھوانے میں مَیں نے دیر کر دی۔ اور وہ ذہن سے اتر گئیں۔ بہرحال ان چند ہفتوں میں جو رؤیا ہوئے اُن میں سے ایک تو دوسرے دن ہی اور ایک تیسرے دن پورا ہو گیا

ہاں ایک رؤیا یاد آ گئی جو اوپر کی خوابوں سے ایک دو دن پہلے کی ہے چونکہ اہم تھی میں نے امّ متین کو سنا دی ان کے ذہن سے بھی اتر گئی۔ کل پرسوں ایک دوست کا خواب پڑھنے پر ان کو یاد آ گئی اور انہوں نے مجھے یاد کرا دیا۔

(۴)

"میں نے دیکھا کہ میں کچھ لوگوں سے کہتا ہوں کہ ہجرت مکہ مکرمہ کی طرف بھی مقدر ہے اور یہ مجھے اللہ تعالےٰ نے پہلے سے بتا رکھا ہے اور میری کاپی میں لکھا ہوا ہے۔ اس وقت میں ایک کاپی نکال کر دکھاتا ہوں کہ دیکھو اس میں یہ لکھا ہوا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں بہت سی غیب کی اخبار لکھی ہوئی ہیں۔"

اس رؤیا کے ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید کسی وقت مکہ مکرمہ کی حفاظت کیلئے مسلمانوں کو مکہ کی طرف ہجرت کرنی پڑے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے اس مقدس گھر کو ہر شر سے بچائے۔ اور اگر کسی وقت اسے خطرہ ہو تو ہم سب احمدی ہوں یا غیر احمدی اس کی حفاظت کیلئے سچی قربانی کی توفیق بخشے۔ اگر ظاہر مراد نہیں تو شاید اس رؤیا کی کوئی باطنی تعبیر ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

پروگرام جلسہ سالانہ میں تبدیلی

جلسہ سالانہ کے پروگرام میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں:۔

(۱) پہلا دن۔ مورخہ ۲۶ ردسمبر بروز جمعہ پہلا اجلاس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت:۔ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب کی بجائے

سپین میں تبلیغ اسلام کے حالات:۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین تقریر کریں گے

(۲) تیسرا دن۔ ۲۸ ردسمبر بروز اتوار پہلا اجلاس

دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی بعض ذمہ داریاں:۔ مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بجائے چودھری محمد عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی تقریر کریں گے۔

اس تقریر کے بعد مسئلہ جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد تقریر کریں گے۔ اور ان کے بعد "مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے" کے عنوان پر مولوی ابو العطاء صاحب کی بجائے شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ تقریر کریں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

روزنامہ "الفضل" کا

انتظامی دفتر مورخہ ۲۵ ۱۲/۵۲ کو لاہور سے بند ہو کر جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶ ۱۲/۵۲ کو بمقام ربوہ کھلے گا۔ پھر ۲۹ ۱۲/۵۲ کی شام کو ربوہ سے بند ہو کر ۳۱ دسمبر ۵۲ء کی صبح کو لاہور دوبارہ کھلے گا۔

احباب کرام مطلع رہیں

مینیجر روزنامہ الفضل

ولادت

مورخہ ۱۶ دسمبر ۵۲ء کو مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "عبد الکریم" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دُعا: عزیزم سراج منیر ابن ملک عبد الرحیم صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ماسٹر عطا محمد احمدی منصور ضلع لائلپور

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۴ دسمبر

گلشن اسلام میں بہار

ہمارا جلسہ سالانہ دنیا کے پردہ پر اپنی طرز اور شان کا ایک نرالا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں شمع احمدیت کے پروانے دور دراز اکناف سے جمع ہوتے اپنے محبوب آقا سیدنا امیر المومنین (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہوتے۔ اور حضرت خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عالمگیر حکومت کے قیام کا از سر نو مقدس عہد باندھتے اور ہر بر اعظم ہر وادی اور ہر کہسار پر پرچم اسلام کے لہرانے کا عزم صمیم کر کے سرگرم عمل ہو جاتے۔

اس تفصیل سے عیاں ہو سکتا ہے کہ ہمارے جلسہ سالانہ کے ایام ہی نہیں لمحات بھی انتہا درجہ قیمتی اور موجب صد برکت ہوتے ہیں۔ کہ جن کی آمد سے مردہ جسموں میں برقی رَو دوڑ جاتی ہے گلشن اسلام میں ایک نئی بہار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور مرادِ دل کا چمن پھولوں کے جھولے میں جھوم جاتا ہے۔

مگر —— اس رنگین بہار کا نظارہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آنکھوں میں نورِ اسلام ہو اور دلوں میں جذبۂ ایمان۔ اور ہر شخص اپنی ان نازک اور اہم ذمہ واریوں سے عہدہ برآ ہونے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ جو جلسہ کی مبارک ترین تقریب پر اس کے ذمہ عائد ہوتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ احباب جماعت کو انہی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا اور انہیں علمی باتوں کے سننے میں صرف کرنے کی بجائے رائیگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔"

"دوستوں کو چاہیئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو یہ اقرار کر کے آیا کریں کہ ہم محض رسم پوری کرنے کے لئے نہیں چلے۔ بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کریں گے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جب تک وہ جلسہ گاہ میں رہیں۔ لیکچر سنیں احمدیت کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے آگاہی حاصل کریں۔ اور ان آدمیوں سے ملیں جن سے مل کر ان کے ایمانوں کو تقویت حاصل ہو۔ ہر وہ شخص جو غیر احمدی کو اپنے ساتھ لاتا ہے وہ اس کا نگران ہے۔ اور اس کا فرض ہے کہ وہ یہ خیال رکھے۔ کہ اس کا وقت صحیح طور پر خرچ ہو اور بغیر کاموں میں خرچ ہو۔"

(الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۷ء)

نیز فرماتے ہیں۔

"قوم کبھی خلوت میں تباہ نہیں ہوتی ہمیشہ جلوت میں تباہ ہوتی ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی جلسہ یا مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کم سے کم ستر بار استغفار پڑھتے اب ہمارا جلسہ سالانہ آنے والا ہے۔ یہ موقعہ بہت دعاؤں اور بہت گریہ و زاری کا ہے۔ دوست دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ سب کو اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ابتلاؤں ٹھوکروں سے بچائے۔

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء)

ہم جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے تمام دوستوں کا محبت بھرے دل اور مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ پُرجوش خیر مقدم کرتے ہیں۔ نیز احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ حضور کے ارشادات کو کسی دم بھی نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

یقین کیجئے کہ ہم اس وقت ترقی اور تنزل کے ایک چوراہے پر کھڑے ہیں۔ اور ہماری معمولی جدوجہد ہمیں اوجِ کمال تک پہونچا سکتی ہے۔ اور ذرا سی لغزش پوری قوم کو معرض خطر میں ڈال سکتی ہے۔

* آپ اگر گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ قوم جلوت میں تباہ ہو تو اس کا ثبوت عمل سے دیں۔

بنیادی اصولوں کی رپورٹ

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں پیش ہو گئی ہے۔ اس کے مختلف پہلو ملک کے سامنے آگئے ہیں۔ رپورٹ کی سفارشات میں بنیادی اصول یہ رکھا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں قرآن کریم اور سنت نبویؐ کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکیگا۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ قانون اسلامی شریعت کے مطابق بنایا جائے گا ہر قانون کو اس کسوٹی پر کس کر دیکھا جاسکتا ہے۔ کہ آیا یہ اسلامی شریعت کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے۔ تو اس کو مسترد کر دیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے یہ کہنا کہ کوئی دستور اسلامی دستور ہے۔ یہی معنے رکھتا ہے کہ دستور میں کوئی غیر اسلامی چیز نہ آنے پائے قرآن کریم اور سنت نبوی میں کوئی بنا بنایا دستور موجود نہیں ہے جس کو بعینہٖ لیکر ہم نافذ کر دیں۔ اس لئے ہم صرف یہی کر سکتے ہیں۔ کہ جو قانون بنایا جائے۔ یہ پڑتال کر لی جائے گی کہ اس میں کوئی غیر اسلامی چیز نہ گھس آئے۔

سفارشات میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ قانون وضع کرتے وقت قرارداد مقاصد کی روح کو قائم رکھا جائے گا۔ اس کی روح کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ اس لحاظ سے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ سفارشات میں اسلامی شریعت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ قرارداد مقاصد اسمبلی میں منظور ہو چکی ہوئی ہے۔ اور کسی جانب سے اس پر غیر اسلامی ہونے کا اعتراض نہیں ہوا۔

اس بات کی ضمانت کے لئے کوئی قانون نہ بنے۔ جو قرآن کریم اور سنت نبوی کے خلاف ہو سفارش کی گئی ہے کہ

"قوانین اسلام کے ماہرین کا ایک بورڈ قائم کیا جائیگا جو رئیس مملکت کو اس باب میں مشورہ دے گا۔ کہ مجوزہ قانون قرآن و سنت کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس بورڈ کی رائے میں قرآن و سنت کے خلاف قوانین پر مجلس قانون ساز غور کر سکے گی۔ اور قطعی فیصلے مجلس کے مسلمان ارکان کی اکثریت پر منحصر ہو گا اس قسم کے مشاورتی بورڈ ہر وحدہ (یونٹ) میں رئیس وحدہ کی امداد کے لئے بھی ہوں گے۔"

ہماری رائے میں یہ دفعہ شبہات سے خالی نہیں ہے۔ اوّل تو ایسے مشاورتی بورڈ ایک نئی اختراع ہے۔ جو قانون سازی کے رستہ میں روک بن سکتے ہیں۔ کم سے کم تاخیر کا باعث ہو سکتے ہیں۔ دوسرے ایسے ماہرین اسلام کا انتخاب جو اسلامی قانون کی دنیا کے موجودہ حالات میں صحیح تعبیر کر سکیں خاصہ مشکل کام ہے اس طریق کی بجائے مختلف حلقوں کی رائے طلبی کا طریق بہتر اور سہل ثابت ہو سکتا ہے۔ ماہرین بھی اس طرح اپنی صواب رائے سے مستفیض کر سکتے ہیں۔

بہرحال اگر ایسے بورڈ ضروری خیال کئے جائیں۔ تو ضروری ہے کہ ماہرین اسلام ان لوگوں کو ہی نہ سمجھا جائے۔ جو عام طور پر علمائے دین کہلاتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ ہوں جو نہ صرف اسلامی اصول سے واقف ہوں۔ بلکہ موجودہ علوم کے بھی ماہر ہوں اور وسیع نظر کے مالک ہوں۔

رپورٹ میں اس سفارش کے علاوہ کہ قرارداد مقاصد جو ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو منظور کی گئی تھی۔ نئے دستور کی تمہید ہونی چاہیئے۔ ۱۸ مزید اصول میں بھی شامل ہیں۔ جن پر مملکت کی حکمت عملی کی بنیاد استوار کی جائے گی۔ ان اصولوں کے مطابق مملکت کی ہر حکمت عملی اور سرگرمی ان اصولوں کے تحت ہو گی۔ جو قرارداد مقاصد میں مذکور ہیں۔

ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ترمیم کی ہر وقت گنجائش ہے۔ سرسری نظر میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ سفارشات کافی تسلی بخش ہیں اور جو لوگ اسلامی شریعت کا ڈھونگ رچا کر اپنی اہمیت جتانا اور ملک میں خواہ مخواہ ہنگامہ آرائی کرنا چاہتے تھے۔ ان کا اب منہ بند ہو جانا چاہیئے۔

دانشوری کے بُت

دانشوری کے بُت جو بنائے ہیں توڑ دے
کچھ تو خدا کے بندے خدا پر بھی چھوڑ دے
پیدا نہ ہوگی سازِ لَہُ الملک سے نوا
جب تک نہ دل کا تار خدا سے تو جوڑ دے
ملّائیت کا دام ہے اک تارِ عنکبوت
اس تارِ عنکبوت کو اُٹھ توڑ پھوڑ دے
مغرب سے ہونے والا ہے خورشید کا طلوع
مشرق کے سونے والوں کو کوئی جھنجھوڑ دے
تو تیر یا کہ امتیٔ مجتہد نہ پوچھ
طوفانِ نوح اٹھے جو دامن نچوڑ دے

شذرات

ایٹم بم

مسٹر چرچل نے دارالعوام میں کہاہے۔ کہ موجودہ بم کی ایجاد کے سلسلہ میں برطانوی خدمات کو سراہا نہیں گیا۔ ایک دن برطانوی حکومت اپنی خدمات کی پوری تفصیل شائع کردیگی۔ کہ ایٹم بم کی طرح ہولناک اور خطرناک ہتھیار بنانے میں اس نے کیا خدمت کی ہے؟

دوسری جنگ عظیم میں جب اتحادیوں نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر پہلا ایٹم بم پھینکا۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ڈلہوزی کی بلندیوں سے اس کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا لطیف نکتہ بیان فرمایاہے۔ کہ آگ کا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔ کہ آگ جنگ کو روکنے کا موجب نہیں ہوگی۔ بلکہ بڑھانے کا موجب ہوگی اس میں شبہ نہیں کہ اگر جنگ میں دشمن نئی نئی ایجادوں کو اسلامی حکومت کے خلاف استعمال کرے۔ تو اسلامی حکومت کو بھی اجازت ہے کہ اس کا اسی رنگ میں جواب دے۔ لیکن مسلمانوں کو ایسی ایجادوں کی طرف رغبت رکھنی منع ہے۔ لیکن اگر کسی قوم کے دماغ کے پیچھے جذبہ اور محرک یہ ہو۔ کہ آگ کا عذاب دینے میں کوئی حرج نہیں۔ تو وہ ضرور اسکی طرف راغب ہوگی۔ تیرہ سو سال پہلے دنیا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائیوں کے کم کرنے کا ایک راستہ بتایا تھا جب تک دنیا اس راستے پر نہیں چلیگی۔ لڑائیاں کم نہیں ہوں گی بڑھیں گی۔ پس میرا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ میں اس کے متعلق اعلان کردوں۔ کہ ہم آپ کے اس فعل سے متفق نہیں"

نیز آئندہ کے متعلق نہایت پرشوکت الفاظ میں انتباہ کیا۔ کہ:-

"یاد رکھو خدا کی بادشاہت غیر محدود ہے اور خدا کے لشکروں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر بعض کو اٹامک بم مل گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ کسی سائنسدان کو کسی اور نکتہ کی طرف توجہ دلادے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان مہلک چیزوں کو کم کیا جائے۔" (الفضل ۱۶ اگست ۱۹۴۵ء)

پس حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ نے ایٹم بم کی ایجاد سے انسانیت کی قطعاً کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ اسے ہلاکت اور تباہی کی طرف ایک قدم اور قریب کردیا ہے

قرآن مجید نے موجودہ تین بڑی طاقتوں کو یاجوج ماجوج کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ وہ بھی انہی بموں کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ یاجوج ماجوج اجّ یا اجیج سے یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں۔ اور اجیج آگ کے شعلہ مارنے یا بھڑکنے کو کہتے ہیں۔ (لسان العرب) اور بموں میں یہ خصوصیت جس خوفناک رنگ میں پائی جاتی ہے۔ وہ ہرگز محتاج بیان نہیں۔

یہ طاقتیں اگر اب بھی سنبھل جائیں۔ اور جنگ میں بموں کا استعمال ناجائز قرار دے دیں۔ تو ممکن ہے۔ کہ تباہی اور بربادی کے متعلق آسمانی خبروں کے ظہور میں کچھ وقت کے لئے التواء ہوجائے۔ ورنہ **دنیا کی پوری آبادی کا جنگ کی لپیٹ میں جلدی ہی آجانا یقینی اور لازمی امر ہے۔**

ظلّی نبوت

مکرم قاضی عبدالحکیم صاحب نے زمیندار (۲۱ دسمبر ۱۹۵۲ء) میں "روحانیت کا مقام" کے عنوان سے ایک قیمتی مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے اپنے مقالہ میں علامہ بشیر احمد صاحب عثمانی مرحوم کا ایک حقیقت افروز بیان بھی درج کیا ہے۔ جو اگرچہ فیضانِ خداوندی کے عام و خاص ہونے کی فلاسفی کے متعلق ہے۔ لیکن ضمناً اس سے ظلّی نبوت کی اصطلاح پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے۔

علامہ عثمانی فرماتے ہیں:-

"زمین و آسمان میں چاروں طرف نور آفتاب کا ظہور ہے۔ ایسے ہی تمام کائنات کا وجود خداوند تعالیٰ کے نور وجود کی پرتو افشانی کا نتیجہ ہے۔ تو جس طرح آفتاب عالمتاب کو بایں ہمہ عموم فیض قلعی دار آئینہ کے ساتھ وہ خصوصیت خاصہ حاصل ہے۔ کہ دوسرے اجسام کے ساتھ نہیں۔ (آئینہ قلعی دار میں آفتاب کی روشنی کا اسقدر اظہار ہے۔ کہ یہ خود بھی سورج کی طرح چمک اٹھتا ہے۔ اور جو اجسام اس کے بالمقابل ہوں۔ ان پر بھی اپنا پرتو ڈالتا ہے) اسی طرح فیضانِ خداوندی کو بھی عام و خاص سمجھنا چاہیئے۔"

علامہ عثمانی نے جو مثال شمس الوہیت کے فیضان کی دی ہے۔ وہ بعینہٖ آفتاب محمدیت پر بھی چسپاں ہوتی ہے کیونکہ سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم عالم روحانیات کے سورج ہیں۔ اور گو آپ کا فیضان عام ہے۔ مگر ایسے وجود جن کا دل قلعی دار آئینہ کی طرح صاف ہوتا ہے۔ وہ آپ کی روشن شعاعوں سے چمک اٹھتے ہیں۔ اور دوسروں پر بھی اپنا پرتو ڈالتے ہیں۔

پس یہی وجود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظل ہیں۔ اور جب انہیں کثرت مکالمہ مخاطبہ کا شرف عطا کیا جاتا ہے۔ تو وہ ظلی نبی کہلاتے ہیں۔ اور ان کے مقام کو ظلی نبوت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جمہوریت خدا کی نعمت ہے

عزت مآب گورنر جنرل پاکستان نے کہا ہے:-

"جمہوریت ایک خدائی نعمت ہے۔ لیکن اسے بروئے کار لانے کے لئے ایثار اور نظم وضبط کے جذبہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا غلط استعمال عوام کے لئے بے پناہ نقصان کا باعث ہے۔ جمہوریت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ عوام کو اس بات کا احساس ہو۔ کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اور ان سے کس طرح عہدہ برآ ہونا چاہیئے"

حضرت رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے مختصر سے فقرہ میں جمہوریت کی روح اور اس کی نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرماتے ہیں:-

كلّكم راعٍ وكلّكم مسئولٌ عن رعيّته

یعنی تم میں سے ہر شخص ہی صاحب رعیت ہے۔ اور اس سے قیامت کے روز اس کی رعیت کے بارہ میں بازپرس ہوگی۔

عوام اور حکومت اگر اس فرمانِ نبویؐ کو اپنے دل میں جگہ دیں۔ اور اس کے مطابق اپنے قول وعمل کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تو ہماری اکثر مشکلات یقیناً ایک لمحہ میں دور ہوسکتی ہیں۔

اخوت انسانی کی اسلامی روایات

انگلینڈ کے ایک پروفیسر مسٹر آرنلڈ نے اسلام کے متعلق ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ہے۔ موجودہ دنیا میں مغربی سائنس نے بے انتہا ترقی کی ہے۔ مگر اس وقت کے مجلسی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اخوت انسانی کی اسلامی روایات ہی بہتر ذریعہ ہوسکتی ہیں۔

الحمد للہ کہ یورپ کے مفکرین جو کبھی اسلام کو ایک خونخوار مذہب قرار دیتے تھے۔ اسلام کی پُرامن تعلیم سے روشناس ہوتے جارہے ہیں۔ مگر دوسری طرف تعجب خیز بات یہ ہے۔ کہ پاکستان جیسی اسلامی مملکت کے بعض علماء تعلیمات اسلامی کے ساتھ ہٹلرازم اور بربریت کا پیوند لگانے میں مصروف ہیں۔ گویا یورپ تو اسلامی روایات کی اقتداء کرنے کی طرف مائل ہے۔ لیکن علماء صاحبان یورپین نظریات کے پیچھے بھاگے جارہے ہیں۔

گالیوں کی بوچھاڑ

ایک احراری مولانا نے منبرِ رسول پر وعظ کرتے ہوئے کہا:-

"تم (ارباب حکومت) کو یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کہ ہم مُلّا ازم قائم نہ ہونے دیں گے۔ ملّا تو یہ کہتا ہے۔ کہ پاکستان کا قانون قرآن اور شریعت اسلامیہ کے سوا اور کوئی نہ ہو۔ یاد رکھو اگر تم نے قرآن کے مطابق دستور نہ بنایا۔ تو پھر تمہارا جو حشر ہوگا۔ وہ تم کو معلوم نہیں۔ آنے والی نسلیں تم پر لعنتیں بھیجیں گی گنبد خضریٰ سے تم پر لعنت آئے گی۔ اور خدا کی طرف سے تم پر پھٹکار پڑے گی۔ اور اگر تم اپنی قبر کو جہنم کے گڑھوں میں سے گڑھا نہیں بنانا چاہتے۔ تو پھر قرآن اور اسلام کے مطابق دستور بناؤ۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ تو تم سے بڑا ظالم تم سے بڑا فاسق اور تم سے بڑا کافر کوئی نہ ہوگا۔"

(آزاد ۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء)

کیا گالیوں کی بوچھاڑ میں دستور اسلامی کا مطالبہ کرنا دستور اسلامی کی خلاف ورزی نہیں؟ معلوم نہیں۔ کہ وہ علماء جو ہمیشہ سے خدا کے بنائے ہوئے دستور کو بے دردی سے چاک چاک کرنے کے عادی ہیں۔ انہیں گورنمنٹ پاکستان کے دستور کا غم کیوں کھائے جارہا ہے؟

یومیہ ۱۹۵۳ء تیار ہوگیا

سالہائے ماسبق کی طرح اس دفعہ بھی نظارت ہذا نے "یومیہ" ۱۹۵۳ء مفید معلومات اور اضافوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ عمدہ کاغذ مضبوط اور خوشنما جلد ہے۔ ایام جلسہ میں دفتر نشر واشاعت سے جو جلسہ گاہ کے مغربی طرف ہوگا۔ مل سکے گا۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۲ء کے صفحہ ۲ پر "ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ سے یہی کہنا چاہیئے" میں جہاں مبلغ پانچ سو روپے ادا کردیا کرونگا لکھا گیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی غلطی سے "یا نہ کروں" لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) ۱۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کو گیارہ بجے دل کی تکلیف سے بیمار ہوئے اور باوجود ہر موجود الوقت ممکن طبی امداد کے میسر آنے کے اس مہلک حملہ کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور ۱۶ دسمبر ۱۹۵۲ء صبح پانچ بجے کے قریب راہی ملک عدم ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس حادثہ جانکاہ کے اتنا جلد بعد آپ کے متعلق کچھ لکھنا مجھے مشکل نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نہایت ہی مخلص کارکن اور ایک محسن شریک کار کی جدائی طبیعت پر اس قدر شاق گذر رہی ہے کہ یکسوئی اور توجہ سے آپ کا ذکر خیر اور آپ کے محاسن کو یکجا اور مربوط کرنا میرے لئے امر محال ہے۔ میں سردست اپنی طبیعت پر جبر کر کے محض دوستوں کے تقاضا پر جن کی اکثریت میرے رفقاء کار کی ہے حصول ثواب کی خاطر جو کچھ اور جس ترتیب سے دماغ میں آتا ہے سپرد قلم کر دیتا ہوں۔

امید ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا موتٰکم بالخیر کے ماتحت دیگر بزرگ اور جماعت کے اہل قلم احباب جنکو محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب کو دیکھنے کا موقعہ ملا، آپ کے اخلاق فاضلہ اور احسانات کریمہ پر اپنے مخصوص مشاہدہ کی بنا پر مفصل روشنی ڈال کر احباب جماعت کو ممنون فرمائیں گے۔ میں صرف ان کا ایک ادنیٰ شریک کار ہونے کی حیثیت سے اپنے اس رفیق شریک کار کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرونگا اور یہ زمانہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۲ء تک ممتد ہے۔

۱۹۴۵ء اور ۱۹۵۲ء کا سکول

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے نومبر ۱۹۴۵ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ایسے وقت میں چارج لیا جبکہ سکول کے سٹاف میں وہ یگانگت اور ہم آہنگی موجود نہ تھی جو ہمارے مرکزی سکول کا طرہ امتیاز ہونی چاہئے۔ تعلیمی حالت اگر ناگفتہ بہ نہیں تو معیار سے گری ہوئی ضرور تھی۔ اساتذہ کو آپس میں مربوط کرنا۔ ان کی صلاحیتوں کو خالصۃً سکول کیلئے مخصوص کرنا سکول کی گرتی ہوئی تعلیمی حالت کو سنبھالنا۔ سلسلہ سے طلباء اور اساتذہ کو کما حقہ وابستہ رکھنا قوم کا ایک مفید اور کارآمد وجود بنانا اور اغیار کی نظروں میں باوقار بنانا یہ وہ امور تھے جن کی تکمیل کے لئے محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اور اس سلسلہ میں محیر العقول کامیابی آپ کو حاصل ہوئی۔ اس سات سال کے مختصر عرصہ میں آپ نے سکول کو جس قدر بلندی اور ترقی تک پہنچا دیا۔ وہ آپ کی خداداد قابلیت پر دال ہے۔ اسی پرانے سٹاف سے کام لیکر آپ نے سکول کو اس قدر اجاگر کیا کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سکول پنجاب کے چوٹی کے سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔ بلکہ مقدار فیصدی اور کیفیت کے لحاظ سے اپنے آپ کو بہترین ثابت کر چکا ہے۔ پچانوے چھیانوے فیصدی نتیجہ نکلانا اور یونیورسٹی میں پہلے سات طلباء میں سے چار طلباء پیدا کر دینا آپ کی ہی اعلیٰ نگرانی اور خداداد قابلیت کا نتیجہ ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول میں کام کرتے ۲۳ سال ہو چکے ہیں۔ میرے سارے عرصہ ملازمت میں افسران تعلیم نے سکول کے متعلق ایسی اچھی رائے کا اظہار نہیں کیا جس کا انہوں نے گذشتہ سال زبانی اپنی تقریروں میں اور تحریری لاگ بک میں کیا۔ اور یہ شاہ صاحب کی مساعی اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

شاہ صاحب کا کارنامہ

اساتذہ کو مربوط کرنا اور ہمرنگ بنانا بھی آپ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ انتالیس اور اس قدر بڑا سکول جس میں بیس اکیس تیس تیس سال کے پرانے تجربہ کار کارکن موجود ہوں۔ ان سب کو ایک لڑی میں پرو کر ایک دوسرے کا صحیح معنوں میں معاون اور مددگار بنا دینا [illegible] اور ان میں ایک دوسرے سے سلسلہ کے مفاد کیلئے رشک کرنے کی صفت پیدا کر دینا آپ کی قابلیت پر دال ہے۔ خود کام کرنا اور بغیر طبائع پر بوجھ ڈالے ان سے کام لینا اور ہر ایک استعداد اور قابلیت کا پورا پورا فائدہ اٹھانا اور اس کو سلسلہ کیلئے مفید ترین وجود بنا دینا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو ہر شخص سے نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس ادارہ کو جس کو آپ کی وفات سے اس قدر سخت دھکا لگا ہے گرنے نہیں دیگا۔ اور ہماری دستگیری فرمائے گا۔ لیکن بظاہر یہ خلا جو آپ کے انتقال سے پیدا ہو چکا ہے پر ہوتا نظر نہیں آتا اور اس وقت جہاں ہمیں سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بے وقت اور اچانک جدا ہو جانے کا بے حد افسوس ہے اور ہم اپنے آپ میں اس نقصان عظیم برداشت کرنے کی طاقت نہیں پاتے جو ہمیں آپ کی ذات سے پہنچا ہے وہاں یہ خیال کہ آئندہ کام کس طرح چلے گا آپ کی جدائی کو اور بھی دوبھر بنا رہا ہے۔

آہ! زاہد عابد۔ خلیق اور ہمدرد انسان جو ہر کام شروع کرنے سے پہلے دعا کرے اور ہر استاد کو جو آپ کو کسی کام میں مشورہ دے یہی کہے کہ "میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں کہ اگر یہ بات سلسلہ کیلئے بہتر ہے تو ہو جائے"۔ وہ شخص جس نے ہر رفیق کار کو اس کے اپنے حلقہ عمل میں مکمل آزادی دے رکھی ہو۔ جس کے ساتھ کام کرنا ہر کوئی باعث عزت اور فخر خیال کرتا ہو۔ ایسے انسان کی موت کے صدمہ پر انسان کا قابو پانا بہت ہی مشکل ہے۔

آپ کا آخری وقت اور کام میں انہماک

آپ کی زندگی اپنے فرائض کی تکمیل کے لئے وقف تھی۔ دن ہو یا رات ہو۔ سکول کے اوقات ہوں یا رخصت کا وقت ہر وقت سکول اور سلسلہ کی بہتری کے لئے آپکی ذات گرامی سے استفادہ کیا جاتا تھا۔ آپ کو Blood Pressure کی تکلیف تھی۔ اور دل میں درد رہتا تھا۔ اور یہ تکلیف مالایطاق ہو رہی تھی۔ لیکن آپ نے اسکی مطلقاً پرواہ نہ کی۔ آخری تین چار روز میں یہ تکلیف زیادہ تھی۔ بار بار دل پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ٹیس پڑتی ہے۔ میں نے بھی عرض کیا۔ اور میرے ساتھیوں نے بھی کہا۔ کہ آپ گھر پر آرام کریں۔ یہاں کام تو ہو ہی رہا ہے۔ لیکن یہی فرمایا۔ کہ کوئی بات نہیں۔ تکلیف تو رہتی ہی ہے۔ ہم اپنا کام کیوں چھوڑیں۔ چنانچہ متواتر سکول میں آتے رہے۔ اور اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہے۔ اور آپ کی وجہ سے سکول کی رونق اور برکت قائم رہی۔ مشورہ لینے والے دوست آتے۔ نہایت محبت اور اخلاص سے انہیں ملتے۔ اٹھ کر سلام کرتے۔ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے۔ بیٹھنے کو کہتے۔ پھر خود بیٹھتے۔ حاجتمند کی بات پوری توجہ اور ہمدردی سے سنتے۔ اور اس کو ضروری امداد اور مشورہ سے مستفیض فرماتے۔ یہاں تک کہ ملاقاتی کی تسلی ہو جاتی۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جو آپ کے ماتحت کارکن اور بیرونی احباب پر مشتمل ہوتا۔ متواتر جاری رہتا۔ آپ اپنے فرائض منصبی بھی ادا کرتے جاتے۔ اور نہایت خندہ پیشانی سے دوسروں سے بات بھی جاری رکھتے۔ چہرہ پر تبسم کھیلتا رہتا۔ اور آپ کی محفل گرم رہتی۔ آپ کا زمانہ ہمارے لئے ایک مشترک اور اخلاقی حکومت کا عہد تھا۔ جو ہم میں سے کسی ایک پر بھی دوبھر نہ تھا۔ وہ خود بھی فرماتے۔ اور ہم بھی یہی سمجھتے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک ہی ہیڈ ماسٹر ہے۔

آخری روز ۱۵ دسمبر کو جب آپ کو بیماری کا حملہ ہوا۔ اس روز بھی سکول میں تشریف لائے۔ صبح اسمبلی لی۔ اور معمول سے زیادہ لمبی نصائح کیں۔ اتفاق سے وہ حدیث جو اس روز سنائی گئی۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کے متعلق تھی۔ یہ چیز خود آپ کو مرغوب تھی۔ آپ اس پر عامل تھے۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مظہر تھے۔ اس کی مفصل تشریح کی۔ سارا وقت سکول میں رہے۔ اور فرائض منصبی کی سرانجام دہی کے بعد مکان پر تشریف لے گئے۔ مجھے تو آپ سکول کے ایک کام کے سلسلہ میں لاہور بھجوا چکے تھے۔ محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب کا بیان ہے۔ کہ جب وہ بارہ بجے کے قریب آپ کے مکان پر پہنچے۔ تو بیماری کا حملہ ہو چکا تھا۔ اور نبض کی حرکت بند ہو رہی تھی۔ کمرے میں اکیلے لیٹے تھے۔ جب صوفی صاحب پہنچے۔ تو فرمایا۔ کہ میں تو اب ختم ہو رہا ہوں۔ آپ میری طرف سے تمام اساتذہ اور طلباء سے کہہ دیں۔ کہ اگر کسی کو میری طرف سے کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ تو وہ مجھے معاف کر دے۔ اس فقرہ کو تین دفعہ دوہرایا۔ اور تسلی کر لی۔ کہ ان کا یہ پیغام صوفی صاحب نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ اللہ اللہ!! وہ انسان جس نے کبھی کسی کا دل نہ دکھایا ہو۔ اس قدر نیک نیت اور بے ضرر ہو۔ جس نے ہر کام حصول ثواب کی خاطر کیا ہو۔ اسے اس بات کا بھی کس قدر احساس ہے۔ کہ فرائض منصبی کی بجاآوری کرتے ہوئے بھی اگر کبھی کسی کو آپ سے تکلیف پہنچی ہو۔ تو وہ اسے معاف کر دے۔ اسی دوران میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب سے فرمایا۔ کہ زندگی کی خواہش نہیں۔ ہاں خاتمہ بالخیر کی آرزو ہے۔ دعا کریں کہ انجام بخیر ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جنازہ سے ہی اندازہ کیجئے۔ ربوہ کے کم و بیش تمام مرد اس میں شامل ہوئے۔ چنانچہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے جنازہ کے بعد میرے علم میں اس سے پہلے ربوہ میں کسی جنازہ پر اس قدر دوست جمع نہیں ہوئے اور یہ آپ کے اخلاق اور نیکی کا نتیجہ ہے۔

بد قسمتی سے میں تو اس دن لاہور تھا۔ میرے دوسرے دوست آخری بیماری کے روز کی کیفیت پر زیادہ اچھی طرح روشنی ڈال سکیں گے۔ مجھے تو صرف یہ معلوم ہے۔ کہ جب میں سات بجے شام لاہور سے واپس آیا۔ تو مجھے اپنے گھر پہنچتے ہی معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کو آج سخت دورہ پڑ رہا ہے۔ چنانچہ میں مکان پر حاضر ہوا۔ جا کر دیکھا۔ تو بہت تکلیف میں تھے محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب آپ کے بڑے بھائی میرے رفیق کار ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر۔ ایک کمپونڈر اور سکول کا ایک ادنیٰ کارکن کمرے میں موجود تھے۔ میں نے اندر داخل ہوتے ہی "السلام علیکم" کہا۔ آپ کو معلوم ہوا۔ کہ میں ہوں۔ اس قدر شدید تکلیف میں مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور پوچھا کہ بتلائیے۔ جس کام گئے تھے کر آئے ہیں نا۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ میں نے بتلایا کہ الحمد للہ سب کام کر آیا ہوں۔ پھر میرے سامنے قے ہوئی۔ اور درد بڑھ گیا۔ نوکر کو آواز دی کہ میری ٹانگ دبائے۔ میں نے بھی ہاتھ بڑھانا چاہا۔ لیکن منع کر دیا۔ کہ نہیں نہیں۔ آپ نہیں۔

خود یا عزیز یا رفیق برحمتک استغیث پڑھتے رہے۔ اور مجھے فرمایا۔ کہ اب آپ گھر جا کر آرام کریں۔ آپ کی صحت بھی اچھی نہیں۔ آپ سفر سے آئے ہیں۔ کوفت ہوگی۔ میں نے ٹھہرنا چاہا لیکن اصرار کیا۔ کہ میں اپنے گھر چلا جاؤں۔ ناصر صاحب نے مجھے توجہ دلائی۔ کہ الامر فوق الادب۔ چار و ناچار میں مصافحہ کر کے دعائیں لیتا اور دیتا گھر آ گیا۔ بس یہ میری آخری ملاقات تھی۔ جس کے نقوش میرے دماغ پر ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ (باقی)

پیارے بھائی کی اندوہناک وفات پر

اظہار تعزیت کیلئے شکریۂ احباب

—— از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ——

میرے پیارے بھائی سید محمود اللہ شاہ کی اس اندوہناک وفات کے موقعہ پر احباب نے خواہ وہ ربوہ میں رہنے والے ہیں یا ربوہ سے باہر خطوط اور تاروں کے ذریعہ جس درد اور ہمدردی کا اظہار مجھ سے اور میرے عزیزوں سے کیا ہے۔ میں اس کے لئے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خطوط اور تاروں کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے گویا کہ ان کے اپنے خاندان کا ایک عزیز ترین فرد ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اس وقت تک جتنے خطوط اور تاریں آئی ہیں ان کی تعداد ۹۰۱ تک ہو گئی ہے اور ابھی تک کافی ڈاک پڑی ہے۔ بوجہ جلسہ سالانہ کے کاموں میں مصروفیت کھولی نہیں گئی۔ گھر جاکر اسے کھولوں گا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ہر ایک دوست کو اسی لب ولہجہ میں جواب دوں۔ جس لب و لہجہ میں انہوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ لیکن جوں جوں جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ مجھے یہ خواہش پوری ہوتی نظر نہیں آرہی۔ بعض دوستوں کو میں جواب بھیج رہا ہوں جو دو تین دن سے لکھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ میں کل ہی اپنے دوست مرزا عبدالحق صاحب سے کہہ رہا تھا کہ احمدیت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے طفیل ایک وسیع برادری قائم ہے۔ اور کیا ہی محروم وہ شخص ہے جو اس بے نظیر برادری کا ابھی حصہ نہیں بنا جو فألف بين قلوبهم فاصبحتم بنعمته اخوانا کا خوشکن نظارہ پیش کرتی ہے۔ میں اس موقعہ پر اپنے احباب سے اتنا عرض کروں گا کہ ایک عربی شاعر کہتا ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے اور اس کے عزیز و اقرباء اس کے اردگرد کھڑے ہنس رہے ہوتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ خاندان میں ایک اور بچہ پیدا ہوا۔ شاعر کہتا ہے کہ اے انسان تو دنیا میں ایسے طور سے اپنی زندگی بسر کر کہ جب تو یہاں سے جانے لگے تو لوگ رو رہے ہوں اور تو خوش ہو رہا ہو یہ سعادت صرف اس صورت میں نصیب ہوتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور اس کا ہو کر بنی نوع انسان کی کمال ہمدردی اور اخلاص و محبت سے خدا تعالیٰ کے لئے خدمت کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سعادت کو حاصل کرنے کی سب کو توفیق دے۔ جو میرے پیارے بھائی کے نصیب ہوئی ہے۔ آمین۔ اللھم صل علی محمد و آلہ ۔

بالآخر میں اپنے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں جیسا کہ میں اپنا بھی فرض سمجھتا ہوں اور تمام احباب کے لئے بالالتزام دعا کی توفیق پاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ جب احباب جلسہ پر آئیں تو ان تمام دوستوں سے ملکر ان کا شکریہ ادا کروں (زین العابدین ولی اللہ شاہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

روح القدس کی تائید سے لکھی ہوئی کتابیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر اردو اور دیگر تصانیف جلسہ گاہ کے قریب بکڈپو تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ سے طلب فرمائیں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

بہنوں کی آگاہی کے لئے

بہنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ساتھ ایک رکابی اور ایک گلاس ضرور لے کر آدیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کامیابی

۲۰ دسمبر۔ آج پنجاب یونیورسٹی کے ۷۷ ویں کانووکیشن میں جامعہ احمدیہ احمد نگر (جھنگ) کے ایک طالبعلم سید عبدالحی صاحب نے "صاحبزادہ عبیداللہ سلور میڈل" حاصل کیا۔ الحمد للہ۔ آپ اس سال جامعہ احمدیہ کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہوئے ہوئے تھے۔ اور ۵۲۵ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں اول رہے تھے۔ آپ کے ساتھ ایک اور صاحب صوفی ضیاء الحق صاحب ایم۔ اے۔ ایل پروفیسر گورنمنٹ کالج منٹگمری بھی اول آئے تھے۔

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات پر

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی قرارداد تعزیت

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات کے بعد آج مورخہ ۲۰ دسمبر کو پہلے دن مدرسہ کھلا۔ تمام اساتذہ و طلباء کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ سب دوست یہ محسوس کر رہے ہیں کہ آج ہم میں ایک خلا ہے جو پر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرمی صوفی محمد ابراہیم صاحب نے ایک رقت آمیز تقریر میں اساتذہ اور طلباء کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب کے محاسن بیان کئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپکو جنت الفردوس میں جگہ دے کر اعلیٰ مقامات پر سرفراز فرمائے۔ آمین

اس موقعہ پر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن طلباء اور اساتذہ کی طرف سے پیش کیا۔ مکرمی صوفی غلام محمد صاحب نے اسکی تائید کی اور سب حاضرین نے باتفاق رائے اسے منظور کیا۔

جملہ اساتذہ اور طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا یہ اجتماع اپنے نہایت ہی خلیق۔ ہمدرد۔ اور محبوب ہیڈ ماسٹر حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی بے وقت اور ناگہانی وفات پر انتہائی درد اور قلق کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور حضرت شاہ صاحب کے پسماندگان بالخصوص شاہ صاحب کے برادران اور دیگر لواحقین آپ کی بیگم صاحبہ اور آپ کے بچوں کا خود کفیل ہو۔ اور ان کو صبر جمیل اور شکر سے اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

یہ اجتماع اس امر کو محسوس کرتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب سلسلے کے اس ادارے کی خدمت کرتے ہوئے شہید ہوئے اور شاہ صاحب کے اخلاص اور حسن سلوک کی وجہ سے انتہائی عقیدت اور محبت کے جذبات سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب مرحوم کی اس قربانی کو قبول فرما کر۔ انہیں ان کی مخلصانہ خدمات کا بہتر سے بہتر اجر دے اور انہیں اپنے فضل سے نوازے اور اپنے قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات میں جگہ دے۔ اللھم آمین۔

طلباء متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے تقریباً ہر کالج میں احمدی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بڑے شہروں میں جہاں احمدی طلباء کی تعداد زیادہ ہے۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا وجود بھی پایا جاتا ہے۔ اس وقت تک کراچی لاہور۔ لائل پور۔ راولپنڈی اور پشاور وغیرہ میں ایسی تنظیم موجود ہے اس قسم کی انجمنوں کا مقصد یہ ہے کہ احمدی طلباء میں بہتر تعلقات استوار کئے جائیں ان میں رابطہ اور اتحاد قائم ہو اور اس طرح سے وہ اپنی مشکلات کے حل کرنے میں ایک دوسرے کے ممد و معاون ہوں۔ اور سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ احمدی نوجوان طلباء ہونے کی حیثیت سے زیادہ سے زیادہ احمدیت اور اسلام کی خدمت کر سکیں۔

ہمارا جلسہ سالانہ چند روز بعد ربوہ میں منعقد ہونیوالا ہے۔ اور امید ہے کہ پاکستان کے ہر حصہ سے طلباء اس میں شریک ہوں گے۔ ہمارے لئے یہ ایک سنہری موقعہ ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا نہایت ضروری ہے۔ سو اس اعلان کے ذریعہ میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۲۷ دسمبر ۷ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں جمع ہو جائیں۔ میرے اس اعلان کے مخاطب عموماً ہر کالج کے طلباء اور خصوصاً ڈھاکہ۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ پشاور اور لائل پور کے طلباء ہیں۔ ان شہروں کی انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے عہدیدار ضرور تشریف لائیں۔ اس اجلاس میں احمدی طلباء سے متعلق چند اہم امور پر غور کیا جائے گا۔ (سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

دلوں میں زندگی کی نئی روح پیدا کرنیوالی کتاب

سرفروشانِ اسلام

قیمت ۸

مؤلفہ رحمت اللہ خاں شاکر

دیباچہ از مولانا عبدالمجید سالک

جس کی ہزاروں جلدیں محکمہ تعلقات عامہ پنجاب نے خرید کر فوجی جوانوں میں تقسیم کی ہیں۔ خود پڑھئے اور بچوں کو پڑھائیے

جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کے تمام تاجر کتب فروشوں سے مل سکے گی

ہوالشافی — الشافی

ذیابیطس کا تسلی بخش علاج

حیاتِ نو

کی

حیرت انگیز کامیابی دوسروں کی زبانی

نہایت ہی قلیل عرصہ میں "حیات نو" ذیابیطس کے بیماروں میں جو مقبولیت حاصل کر رہی ہے اس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

ملک محمد حسین صاحب آف ہجکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کی دوائی حیاتِ نو نے "مسیحائی" کا کام دیا ہے۔ پہلے انسولین کا ٹیکہ لگواتے تھے۔ جب سے یہ دوائی لینی شروع کی۔ اسی دن سے یہ چھوڑ دیا تھا۔ پہلے دو تین دن تو محسوس ہوا مگر اس کے بعد ٹیکہ کی ضرورت نہیں رہی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ کمزوری اور علامات جو ٹیکہ نہ کروانے پر ہوتے تھے رفع ہو گئے۔ اب میری صحت پہلے سے بہت ہی بہتر ہے۔ پہلے ایک میل چلنے سے چار دن تھکاوٹ رہتی تھی۔ مگر اب معمولی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ شکر بھی ٹسٹ کرائی ہے معمولی سی ہے۔ میں آپ اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ جس بات کو دورِ حاضر کے ساحر یورپی لوگ نہیں کر سکے آپ نے کر دیا ہے۔ خدا برتر آپ کو اور زیادہ ایسی ایجادوں کی توفیق دے۔ آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم ایک کورس اور بذریعہ وی پی ارسال کریں۔"

"ذیابیطس" کے بیمار کو چاہئے کہ وہ فوراً "حیات نو" استعمال کر کے اس کو ضرور آزمائے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے "حیاتِ نو" ہی میں شفاء مقدر کی ہو۔ یہ دوا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی مل سکے گی۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ خوراک ۲۰ روپے

دواخانہ "ہوالشافی" سٹی روڈ سیالکوٹ شہر

اصحابِ احمدؑ جلد دوم

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا مکمل اور مفصل تذکرہ

از ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان

جلد اوّل پچھلے سال شائع ہوئی تھی۔ جلد دوم اب چھپی ہے۔ جس میں علاوہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مفصل حالات کے کئی دیگر صحابہ مسیح موعودؑ کے حالات بھی شامل کتاب ہیں نیز حضرت مسیح موعودؑ کے دو درجن غیر مطبوعہ وحی کا کچھ حصہ خلافت اولیٰ کے آخری ایام کے متعلق بعض غیر مطبوعہ تحریریں متعدد مقامات کے نقشے اور بعض صحابہ کی نایاب تصاویر زینت کتاب ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی جدید معلومات شامل کتاب ہیں۔ قیمت ۶/ روپے

شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی ایڈیٹر رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور ۳ رام گلی

ہر احمدی خدمت قرآن پاک میں حصہ لے سکتا ہے

عالم ہی نہیں بلکہ ہر احمدی "قاعدہ یسرنا القرآن" کی اشاعت کر کے خدمت قرآن مجید بجالا سکتا ہے۔ قیمت فی قاعدہ دس آنہ۔ پانچ روپیہ کے دس قاعدے۔ چھوٹا فی چار آنہ ایک روپیہ کے پانچ۔ حمائل شریف طبع جدید ہدیہ ساڑھے چار روپیہ۔ تین جلد کے لئے بارہ روپیہ۔

دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ شریف

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

تین تبلیغی و تعلیمی کتابوں کا سیٹ خریدیں

ساتھ چار کتابیں مفت حاصل کریں

(۱) فقہ احمدیہ مصنفہ حضرت حافظ روشن علی صاحب قیمت ۱۲ (۲) امام المتقین منظوم پنجابی از ڈاکٹر منظور احمد صاحب حجم ۲۰ صفحہ ڈیڑھ روپیہ (۳) نجات المسلمین نظم پنجابی از ڈاکٹر منظور احمد صاحب حجم ۸ صفحہ ۱۲ (۴) جھوٹے مہدی از مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (۵) چھٹی مسیح از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ (۶) نماز کے اسباق (۷) طبی جنتری ۱۹۵۳ء چاروں مفت۔

حکیم محمد عبداللطیف شاہد تاجر کتب ربوہ شریف

GUARANTEE 6 MONTHS

EADIE BRAND

SHOE

BLACK AND BROWN

DOUBLE SOLE

WATERPROOF WELTED

Rs 21/12

Visit

HONESTY SHOE Company

ANARKALI—LAHORE

حبِّ جُند:- اعصابی کمزوری۔ مالیخولیا۔ سر چکرانا۔ دل کا دھڑکنا۔ نیند کا کم ہو جانا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جانا اس کے لئے مفید دوائی قیمت اسّی گولیاں مکمل کورس /۲۵ روپیہ

حبِّ مروارید عنبری کمزوری قلب اور اعصاب کی بہترین دوائی۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں /۱۶ روپیہ

حبِّ آسگند حبِّ جُند کی طرح فوائد رکھنے والی دوائی

قیمت سو گولی چار روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

دی نیشنل لیبارٹیریز

(انگریزی ادویہ سازان)

کارخانہ ہذا ہر احمدی ڈاکٹر حکیم کیمسٹ و عطار صاحبان کی سرپرستی کا خواہاں ہے۔

نوٹ:- جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کارخانہ کے نمائندہ سے ایجنسی کیلئے ملاقات ہو سکتی ہے

ایم۔ اے رشید احمدی

مینجنگ پروپرائیٹر

سونے کی گولیاں ہمدم ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

زدجام عشق :- ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

لبوب کبیر :- نصف پاؤ گیارہ روپے

طبیہ عجائب گھر دوست مکس ۹۸ لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

تریاق اٹھرا:- حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں

فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے

زدجام عشق:- مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ۶۰ گولی پندرہ روپے

دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ

پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کی تقریر

کراچی ۲۲ دسمبر۔ آج پاکستان دستورساز اسمبلی میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم عزت مآب الحاج خواجہ ناظم الدین نے ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔

آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ شہید ملت خان لیاقت علیخان نے ۲۸ ستمبر کو اس کمیٹی کی عارضی رپورٹ پیش کی تھی۔ اسمبلی نے قرار دیا کہ رپورٹ کمیٹی کے پاس واپس بھیجدی جائے تاکہ کمیٹی قرارداد مقاصد کی روشنی میں ٹھوس اور قطعی تجاویز پر غور کرنے کے قابل ہو سکے۔ کمیٹی سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ ایسی سفارشات بھی کر سکتی ہے جو ضروری خیال کی جائیں۔ تجاویز کافی تعداد میں موصول ہوئیں۔ اور اس لئے ان تجاویز کا جائزہ لینے کے لئے ایک مجلس ذیلی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ مجلس ذیلی نے اپنی رپورٹ جولائی ۱۹۵۲ء میں پیش کی۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اس مجلس ذیلی کی رپورٹ پر غور کیا۔ علاوہ ازیں بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے حق رائے دہی اور عدلیہ سے متعلق مجالس ذیلی کی رپورٹوں پر بھی غور کیا۔ یہ تمام رپورٹیں سال رواں کے دوران میں موصول ہوئیں جبکہ رپورٹوں کا پہلا مسودہ تیار ہوا۔ ماہرانہ قانونی جائزہ کے نتیجے میں چند قانونی سوال پیدا ہوئے۔ تعلیمات اسلامیہ بورڈ نے بھی بعض مزید تجاویز پیش کیں۔ کمیٹی کا اجلاس نومبر میں منعقد ہوا تاکہ مختلف یادداشتوں پر غور کیا جا سکے۔ ان وجوہ کی بنا پر رپورٹ ۲۲ نومبر کو پیش نہ کی جا سکی۔ جیسا کہ اسی روز واضح کر دیا گیا۔ اس رپورٹ کے پیش کرنے میں جو تاخیر رونما ہوئی ہے۔ اس پر بعض حلقوں میں اعتراض کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ دفتر کو توسیع شدہ تاریخ تک عوام سے تجاویز وصول کرنا تھا۔ اس کے بعد ان تمام تجاویز کو ایک منظم صورت میں مرتب کرنا تھا۔ اور انہیں چھاپ کر ارکان میں تقسیم کرنا تھا۔ ارکان کو ان تجاویز کا جائزہ لینے کے لئے وقت درکار تھا۔ اور اگر آپ حضرات رپورٹ کی تمہید مطالعہ کریں تو آپ پر واضح ہوگا کہ مختلف کمیٹیوں کے اجلاس باقاعدہ وقفوں کے بعد منعقد ہوتے رہے اور ان کی کارروائی میں کوئی ناواجب تاخیر رونما نہیں ہوئی۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ان کمیٹیوں کے اجلاس مسلسل اور متواتر نہیں ہوتے رہے۔ لیکن یہ ممکن نہ تھا کیونکہ ان کمیٹیوں میں چند مرکزی اور صوبائی وزراء شامل تھے۔ جنہیں ان کمیٹیوں . . . . . .

. . . .

کے کام کے علاوہ اپنے بھاری فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرارداد مقاصد کی رو سے ہم پر بعض بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر محتاط غور وخوض اور بحث و مذاکرہ کی ضرورت تھی۔ اور آپ حضرات اس حقیقت کو محسوس کریں گے۔ کہ یہ ایک نازک اور اہم ذمہ داری تھی۔ اور جب ملک رپورٹ کی سفارشات کا مطالعہ کرے گا۔ تو وہ میرے اس خیال سے اتفاق کرے گا کہ کمیٹی نے اپنی ذمہ داری انتہائی قابل تعریف طریق پر انجام دی ہے۔

قرارداد مقاصد جو ہمارے سیاسی عقیدہ اور جذبات و مطالبات کا صحیح آئینہ دار ہے کمیٹی کے لئے مشعل راہ رہی ہے۔

شہید ملت نے قرارداد مقاصد کی منظوری کی تجویز پیش کرتے ہوئے اپنے تاریخی اعلان میں اسے روشنی کی پہلی کرن قرار دیا تھا۔ جس میں ہم نے ایک شاندار دور کے آغاز کا خیر مقدم کیا۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس رپورٹ کو سورج کی پہلی سنہری کرن سے تشبیہ دوں۔ جو آسمان کو روشن کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں ایوان کی منظوری کے لئے ایسے بنیادی اصول پیش کئے گئے ہیں۔ جن پر ہمارے دستور کی بنیاد قائم ہونی چاہیے۔ رپورٹ میں جو سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ ان میں ایک سچی اور حقیقی اسلامی جمہوریت کے قیام کا انتظام کیا گیا ہے۔ جسے اسلام کی ترقی پسند نوعیت کے سلسلے میں اپنے عظیم الشان مشن کا پورا پورا احساس ہو۔ اور جو زمانہ جدید کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کر سکے اور اس میں تنگ نظری اور رجعت پسندی کی مطلق گنجائش نہ ہو۔ اس رپورٹ میں سچے مذہب کے مفادات کا پورا پورا تحفظ کیا گیا ہے اور اس کی فیض رساں سرگرمیوں کے لئے پوری پوری گنجائش رکھی گئی ہے

رئیس مملکت منتخب ہوگا

رپورٹ کی ایک اور اہم سفارش یہ ہے کہ رئیس مملکت منتخب ہوگا۔ رپورٹ میں قرار دیا گیا ہے کہ رئیس مملکت کیلئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اور یہ امر اسلامی ہدایات کے مطابق ہے۔ یہ کچھ کم جمہوری نہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایک ایسے ملک میں جہاں تمام آبادی مسلمان نہیں۔ یہ قرار دینا مناسب نہیں۔ کہ رئیس مملکت لازمی طور پر ایک خاص مذہب سے تعلق رکھے۔ اس قسم کی نکتہ چینی کی ہے۔ اگر ہم دنیا کی چند بہترین جمہوریتوں کے قانون اور دستور العمل پر نظر کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ رپورٹ میں جس امر کی سفارش کی گئی ہے۔ وہ کسی حیثیت سے کوئی غیر معمولی اور عجیب وغریب امر نہیں۔ انگلستان ایسے جمہوری ملک میں رئیس ممالک کے لئے نہ صرف عیسائی ہونا ضروری ہے۔ بلکہ چرچ آف انگلینڈ پر اس کا عقیدہ ہونا ضروری ہے۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ برطانی سربراہ برطانوی کلیسا کا بھی سربراہ ہے۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے۔ مجھے کسی ایسے صدر منتخب کا علم نہیں۔ جو پراٹسٹنٹ نہ ہو۔ اس لئے اگر ہم یہ کہیں۔ کہ پاکستان کا رئیس مملکت صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔ تو ہم پر یہ الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہم نے مسلمہ جمہوری اصول پر عمل سے گریز کیا ہے۔ رپورٹ میں ایسی سفارشات کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو قرآن کریم اور سنت نبوی کی روشنی میں ڈھال سکنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اور غیر مسلم ان سفارشات کے ذریعہ سے اپنے حقوق اور مفادات کا پورے طور پر تحفظ کرنے کے قابل بن سکتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ رپورٹ کی اس سفارش کی طرف خاص طور پر مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے لئے ایسی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ کہ وہ یہ سمجھ سکیں۔ کہ قرآن کریم اور سنت نبوی کے مطابق زندگی کے معنی ہیں۔ اور یہ کہ مسلمانوں کے لئے قرآن کریم کی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ میں اس سلسلے میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم اور سنت نبوی کی تعبیر جو ایک فرقہ کی طرف سے کی جائے گی۔ وہ دوسرے فرقہ پر عائد نہیں کی جائے گی۔ قرارداد مقاصد کے حکم مطابق رپورٹ میں وفاقی طرز حکومت کے قیام کی سفارش کی گئی ہے۔ رپورٹ کی تجاویز میں صوبوں کی خود مختاری کا پورے طور پر احترام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ امر ہماری رائے میں اس امر کا پورا موقعہ دے گا کہ صوبے اپنی ترقی کے معراج کو پہنچ سکیں۔

رپورٹ کی دوسری خصوصیات میں وہ سفارشات ہیں۔ جن کا تعلق انتخابات عمل میں لانے مستقل ملازمتوں کے استحکام اور پبلک سروس کمشنز کی خود مختاری سے ہے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ انتخابات کو غیر جانبدار رکھنے کے لئے ہر ممکن احتیاط کی گئی ہے۔ اور جو جھگڑے پیدا ہوں۔ ان کے منصفانہ فیصلے کا انتظام کیا گیا ہے۔ قانون کی برتری کو مسلم رکھا گیا ہے۔ اس خصوص میں کوئی شخص بھی مستثنیٰ ہونے کا دعوے نہیں کر سکتا۔

حکومت کی ہیئت

اب میں حکومت کی ہیئت پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ صوبوں اور مرکز دونوں میں انتظامیہ ایوان نمائندگان کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ اور جب ان پر سے اعتماد زائل ہو جائے گا۔ تو انہیں برخواست کیا جا سکتا ہے۔ صوبوں میں ایک ایوانی مجالس قانون ساز ہوں گی۔ مرکز میں دو ایوان ہوں گے۔ بایں ہمہ ایوان عام کو حقیقی اختیار حاصل ہوگا۔ دوسرے ایوان کو صرف یہ رعایت حاصل ہوگی کہ جو قانون مجلس میں پاس کیا گیا ہوگا۔ اس پر نظر ثانی کی سفارش کر سکے گا۔ مرکزی وزارت صرف ایوان عام کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ اور سرکاری اخراجات کے بل وہاں پیش ہوں گے۔ صوبائی مجالس قانون ساز اور مرکزی ایوان عام کے ممبروں کا انتخاب بالغ رائے دہی کے اصول پر ہوگا۔ خاص مفادات کے لئے نشستوں کی کوئی تخصیص نہ ہوگی۔ اور نہ کسی کلاس کے لئے نامزدگی یا خاص حلقہ کے لئے انتخاب کے ذریعے زائد از استحقاق نمائندگی کی اجازت دی گئی ہے۔ اقلیات کے حقوق اور مفادات کا تحفظ اور کمیٹی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ جس کے تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں۔ نئے آئین کے نفاذ کے بعد اب یہ قوم کا فرض ہوگا۔ کہ جو آزادی اسے حاصل ہوئی ہے۔ اور ترقی کے جو مواقع اس کے لئے نئے دستور کے ذریعے مہیا کئے گئے ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ قوم کی قسمت عوام کے ہاتھ میں ہوگی۔ انہیں اپنے عظیم اختیارات کو انتہائی دانشمندی اور دوراندیشی سے کام میں لانا ہوگا۔ تاکہ انہیں اپنے عظیم الشان ماضی کے شایان شان اپنا درخشاں مستقبل تعمیر کرنے کا موقعہ مل سکے۔

بلوچستان میں زیر زمین نہر کا افتتاح

کوئٹہ۔ بلوچستان میں زیر زمین نہروں کے ذریعہ آبپاشی کے طریقہ کو ترقی دی جا رہی ہے۔ آج کوئٹہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں بلوچستان کے قائم مقام ایجنٹ نے ایک زیر زمین نہر کا افتتاح کیا۔ یہ نہر نجی ملکیت سے تعمیر کی گئی ہے۔ اور یہ پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴